ABC Certified

Weekly MASAEL Quetta

مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران

03136823946

masaelqta@gmail.com

جلد نمبر:22 | 22دسمبر تا28دسمبر2019ء | قیمت 8روپے | شمارہ نمبر:48

حکومت اپنا آئینی مدت ضرور پورا کریگی، منظور کاکڑ

انٹرویو:

اسرار کھیتران اور محمد عرفان

بلاشبہ انسانیت کی بے لوث خدمت عظیم عبادت ہے اور یہ عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اور پسندیدہ عمل ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ انسانوں کے دلوں میں میں رہتا ہوں اور جس نے کسی ایک انسان کو خوش کیا گویا اس نے مجھے خوش کیا البذا یہ عظیم عبادت یا عمل ان خوش نصیبوں اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے حصہ میں آتی ہے انسانی تاریخ ہمیشہ

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ جام کمال خان صوبے کے دیرینہ مسائل کو حل کرنے کیلئے انتہائی سنجیدہ اقدامات اُٹھارہے ہیں، ان مسائل میں امن وامان کا دیرپا قیام، تعلیم، صحت، گوادر سمیت صوبہ بھر میں پینے کی صاف پانی، بارانی پانی کو محفوظ بنانے کیلئے ڈیموں کی تعمیر بلوچستان کے قدرتی وسائل کا صوبے کے عوام کی ترقی وخوشحالی کیلئے درست استعمال صوبائی پی ایس ڈی پی کو درست سمت

تعبیر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کے برعکس موجودہ حکومت، زراعت، تعلیم، صحت اور دیگر اداروں کی بہتری، ان کے استعداد کار بڑھانے اور بہتر کارکردگی پیش کرنے کے لئے اقدامات اٹھارہی ہے جن کے مثبت اثرات نمودار ہورہے ہیں اور صوبہ ایک بہتر سمت کی طرف گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا بنیادی مشن عوام کی خدمت اور ان کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا ہے اور وہ اپنے مشن کو پورا کرنے کے

نہیں سکتا۔

سوال: اپوزیشن اور آنیوالے الیکشن کے بارے میں کیا کہتا ہے آپ کا۔۔۔؟

جواب: ستر سالوں سے جن جماعتوں نے یہاں عوام کی حقوق پر ڈھاکہ ڈالا انہوں نے کچھ نہیں کیا بلوچوں اور پشتونوں کے نام پر سیاست کرنے والوں نے اپنے مفادات حاصل کئے اگر یہ لوگ عوام کے حقوق کا دفاع کرتے تو آج یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی ہم نے ہمیشہ جمہوری اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کے حقوق کیلئے جدوجہد کی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ عوام خود فیصلہ کرنیوالے ہیں کوئی بھی سیاسی جماعت فیصلہ نہیں کرسکتا

بلوچستان عوامی پارٹی آنیوالے جنرل الیکشن 2023ء میں بھی کلین سوئپ کریگی

ان ہستیوں اور شخصیت کو یاد رکھتی ہے جو اپنے آپ کو انسانیت کیلئے وقف کرتے ہے ایسے لوگ تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا اور مقصد صرف اور صرف انسانیت کی بے لوث خدمت ہوتی ہے بلاشبہ یہ عظیم عبادت اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو نصیب ہوتی ہے۔

سرزمین بلوچستان نے ایسی سپوتوں کو جنم دیا ہے جنہوں نے انسانیت کی بے غرض خدمت کیلئے خود کو نہ صرف وقف کیا ہے بلکہ اس کیلئے بیش بہا قربانی دی ہے اس طرح کی عظیم انسانوں کی فہرست میں ایک معتبر نام صوبہ بلوچستان کے ممتاز قبائلی وسماجی شخصیت منظور احمد کاکڑ کا بھی ہے بلوچستان عوامی پارٹی کے مرکزی جنرل سیکرٹری وسینیٹر منظور احمد کاکڑ بلوچستان بلکہ پاکستان کی سیاست پر گہری نظر رکھتے ہیں پچھلے دنوں ہفت روزہ مسائل کوئٹہ کی ٹیم نے ان سے ایک نشست کا اہتمام کیا۔۔۔!

جو قارئین کی نذر ہے۔۔۔۔۔۔۔!

سوال: بی اے پی اور وزیر اعلیٰ جام کمال کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں۔۔۔؟

جواب: بی اے پی کے مرکزی صدر و وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان ایک منجھے ہوئے سیاستدان اور بھرپور صلاحیتوں کے مالک ہے اور ان کی قیادت میں پارٹی کی مقبولیت، فعالیت میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے، جام کمال خان نے صوبے میں ترقی کا ایک وژن دیا ہے جس پر تیزی سے عمل درآمد ہورہا ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے

دینے، عوام کی فلاح و بہبود کیلئے اُٹھائے جانے والے اقدامات سمیت دیگر امور شامل ہیں، وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی مضبوط اور دیانتدار قیادت درپیش مسائل کو حل اور صوبے کو ترقی وخوشحالی کی ڈگر میں گامزن کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صوبائی حکومت کو ان کے مثبت اور عوام دوست اقدامات کی وجہ سے بھرپور عوامی حمایت حاصل ہے، انہوں نے اس عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی حکومت وزیر اعلیٰ بلوچستان کے قیادت میں انقلابی اقدامات اور بہتر منصوبہ بندی کی بدولت اپنے پانچ سالہ مدت میں صوبے کے عوام کی تقدیر بدلے گی۔

سوال: بلوچستان عوامی پارٹی کا منشور کیا ہے۔۔۔؟

جواب: انہوں نے کہا ہے کہ بلوچستان عوامی پارٹی عوام کا نمائندہ جماعت ہے۔ پارٹی کا منشور عوامی خدمت اور پارٹی جام کمال خان کی سربراہی میں متحد ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی کاوشوں سے پارٹی کی مقبولیت زیادہ سے زیادہ ہورہی ہے۔ عوامی مسائل کے حل کیلئے حکومتی سطح پر تمام وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔ بلوچستان عوامی پارٹی صوبے کے عوام کے دلوں کی دھڑکن بن چکی ہے۔

سوال: کیا حکومت عوام کے مسائل حل کرنے میں سنجیدہ ہے۔۔۔؟

جواب: بلوچستان عوامی پارٹی کے مرکزی جنرل سیکرٹری وسینیٹر منظور احمد کاکڑ نے کہا ہے کہ بلوچستان عوامی پارٹی عوام کے مسائل حل کرنے میں سنجیدہ ہے۔ حکومت کو عوامی مینڈیٹ کا بخوبی احساس ہے۔ عوامی مسائل کو ان کے دلہیز پر حل کرنے کیلئے جامع حکمت عملی پر عمل پیرا ہیں۔ بلوچستان کے تمام علاقوں کی ترقی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت ان تمام ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے ایک منظم حکمت عملی کے تحت آگے بڑھ رہی ہے جس سے صوبے میں پائیدار اور دیرپا ترقی کا خواب شرمندہ

لئے کوشاں ہے۔ عوام کو بنیادی سہولیات جیسے تعلیم صحت اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی کیلئے موثر منصوبہ بندی کی جارہی ہے جس کے ثمرات بہت جلد عوام کو دیکھنے کوملیں گی۔

سوال: کیا صوبائی حکومت کا خاتمہ ممکن ہے۔۔۔؟

جواب: منظور احمد کاکڑ نے کہا کہ کچھ سیاسی عناصر اپنی سیاسی ساکھ کو بحال کرنے کیلئے اب ہماری حکومت کو دھمکیاں دے رہی ہے کہ ہم حکومت کا خاتمہ کرینگے کوئی بھی طاقت بلوچستان عوامی پارٹی اور ان کی اتحادی جماعتوں کے حکومت کو ختم نہیں کرسکتے خود کو جمہوریت کا چیمپئن کہلانے والے اقتدار سے الگ ہوتے ہی دوسروں کو دھمکیاں دے رہے ہیں ہم کسی کے دھمکیوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان عوامی پارٹی کو کسی نے خیرات میں حکومت نہیں دی بلکہ عوام نے ووٹ کی طاقت کے ذریعے ہمیں مینڈیٹ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 70 سالوں میں صوبے میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا موجودہ حکومت نے آتے ہی صوبے میں ترقیاتی عمل شروع کردیا جس کی وجہ سے عوام کے مسائل کافی حد تک حل ہوگئے دھمکیاں دینے والے اپنی کارکردگی پر توجہ دیں۔ آئندہ انتخابات میں ان عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کرینگے۔

سوال: کیا حکومت اپنی آئینی مدت پورا کریگی۔۔۔؟

جواب: مرکزی وصوبائی حکومتیں کئی نہیں جاری انشاءاللہ مرکزی وصوبائی حکومتیں اپنی آئینی مدت ضرور پورا کریگی، حکومت تبدیل کرنے والے نام نہاد قوم پرستوں اور مذہب پرستوں نے عوام کے حقوق کا دفاع نہیں کیا 70 سال میں کرپشن اور لوٹ مار کے سوا انہوں نے کچھ نہیں کیا صوبائی حکومت کو ختم کرنے والے خود ختم ہوگئے عوام نے ہمیں مینڈیٹ دیا ہے بزور طاقت کوئی بھی عوامی مینڈیٹ چھین

بلوچستان حکومت عوام کی حقوق کیلئے جدوجہد کررہی ہے اور کرتے رہیں گے اور انشاءاللہ بلوچستان عوامی پارٹی آنیوالے جنرل الیکشن 2023ء میں بھی کلین سوئپ کریگی، آنے والے عام انتخابات میں بی اے پی ملک کے چاروں صوبوں سے تمام قومی، صوبائی حلقوں سے اپنے امیدوار نامزد کریگی۔

سوال: کیا صوبے میں جاری ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت ہے۔۔۔؟

جواب: صوبے میں جاری ترقیاتی منصوبوں اور اسکیمات کے معیار اور شفافیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ منصوبوں پر معیاری اور پائیدار کام سے ایک طرف فائدہ ہوگا تو دوسری طرف وسائل کی درست استعمال سے صوبے کے خزانے پر بوجھ کم ہوگا۔ صوبے میں ترقیاتی منصوبوں کا جال بچھایا جائیگا۔ عوامی فیصلوں اور نئے منصوبوں کے دوررس نتائج برآمد ہونگے۔

سوال: آپ عوام کیلئے کوئی پیغام دینا چاہیں گے۔۔۔؟

جواب: عوام باشعور اور عقلمند ہیں میڈیا کا دور ہے اپنے اچھے برے کو سمجھتے ہیں پھر بھی میری ان سے یہ درخواست ہے کہ آپس میں اختلافات ختم کریں اور یکجہتی پیدا کریں اور حکومت کے اچھے کاموں میں ان کا ساتھ دیں۔

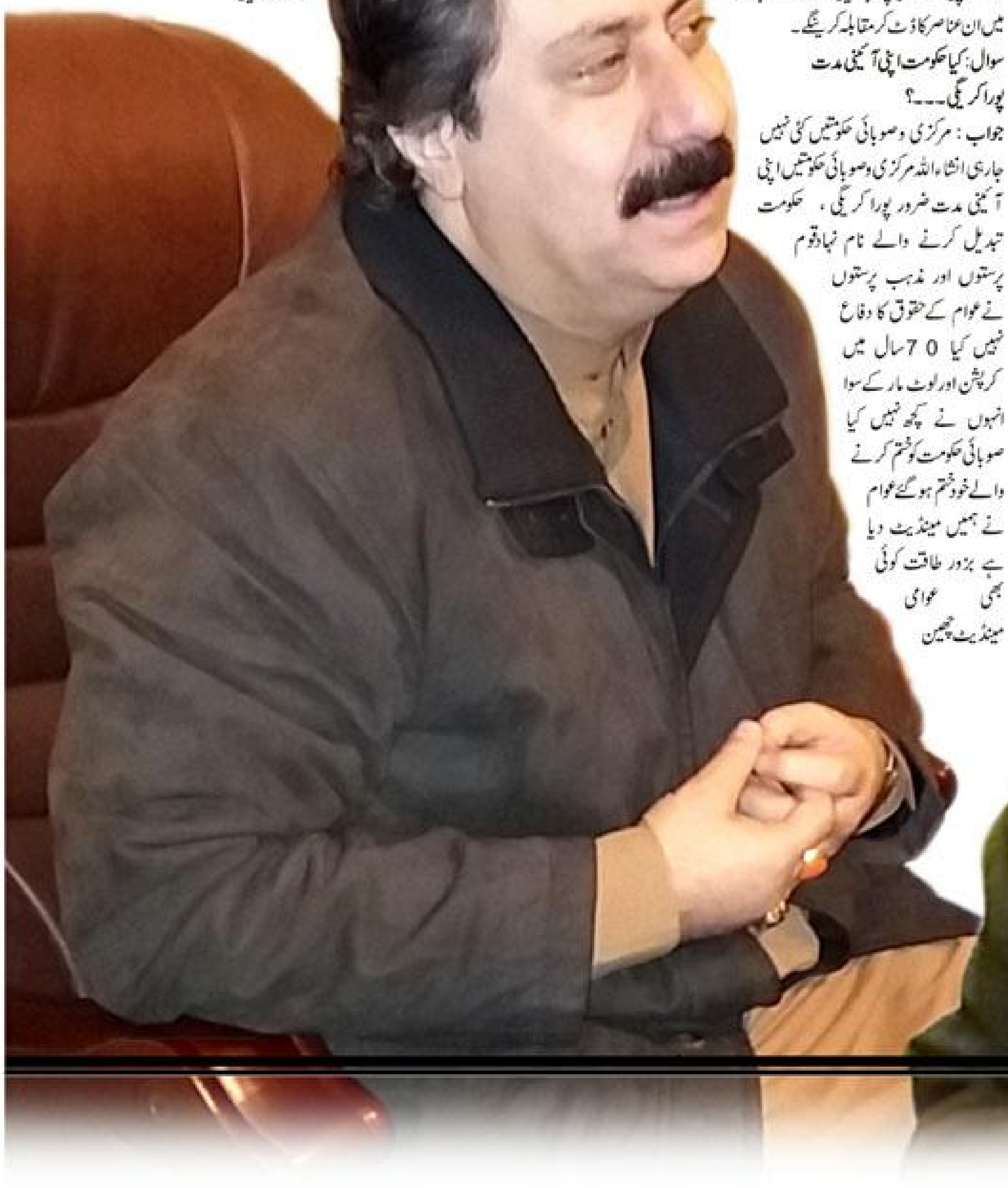

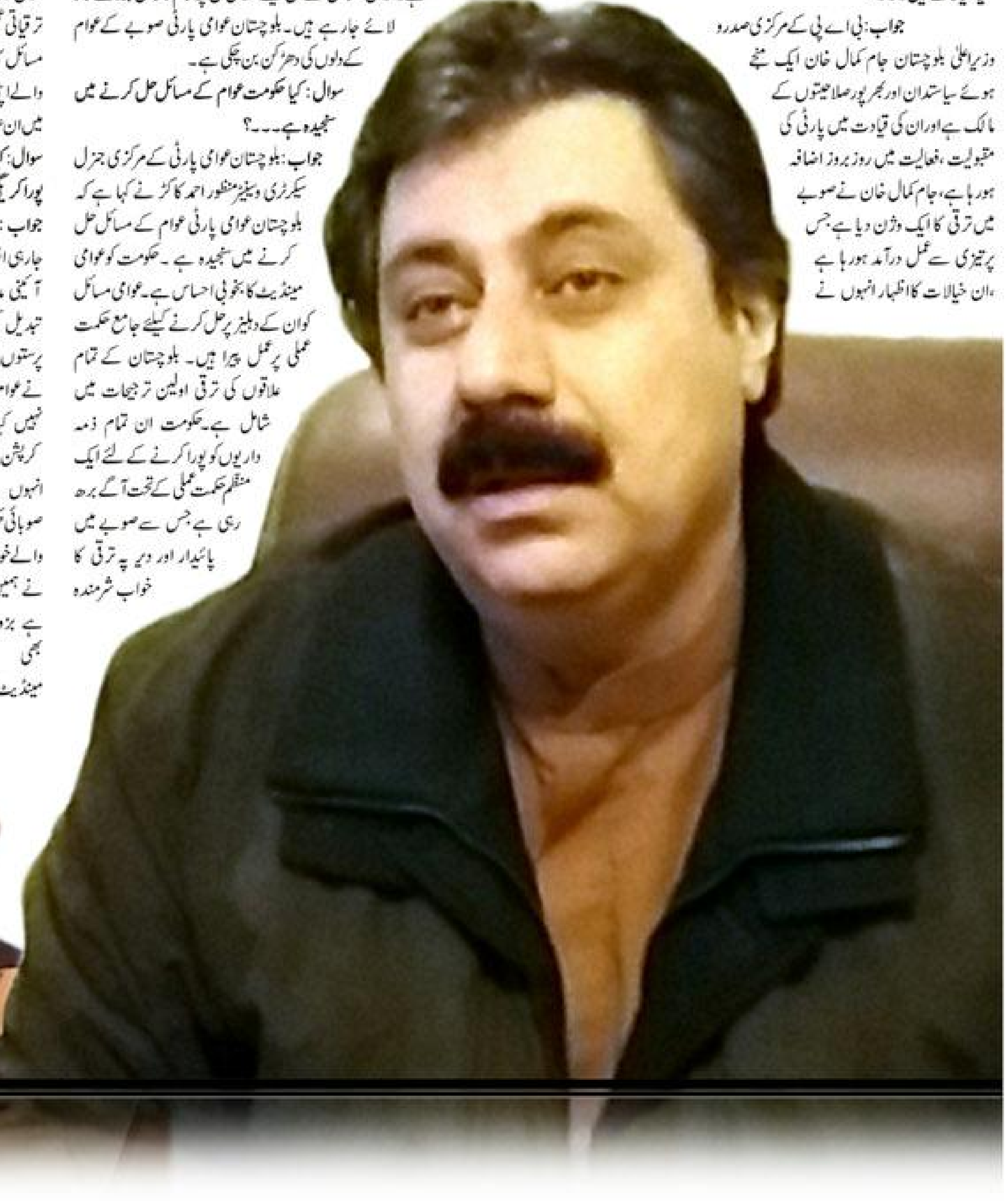

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725
ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران
چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی معاشی موضوعات کے مطلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔
رابطہ نمبر: 03327865820
واٹس ایپ: 03136823946
Email: masaelqta@gmail.com
(ادارے کا کالم نگاروں/ مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ

گیس پریشر میں کمی کا مسئلہ

بلوچستان میں سردی کی حالیہ لہر سے عوام سخت پریشانی میں مبتلا ہیں بڑھتی ہوئی مہنگائی جس میں عوام نان شبینہ کیلئے ترس گئے ہیں تو دوسری طرف گیس پریشر میں انتہائی کمی سے ایک طرف لوگ سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں تو دوسری طرف کم پریشر کیوجہ سے گیس کے ہیٹر اچانک بند ہوجاتے ہیں رات کو اچانک گیس آتی ہے جس سے اموات کا خدشہ ہوتا ہے گزشتہ دنوں اسی وجہ سے تین افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اس کی ذمہ دار سوئی سدرن گیس کمپنی پر عائد ہوتی ہے ابھی سردی شروع ہوئی ہے جو جنوری اور فروری میں مزید بڑھے گی گزشتہ سال گیس پریشر میں اس قدر کمی نہیں تھی جتنی اس مرتبہ ہے اس کی ذمہ داری موجودہ جنرل منیجر سوئی سدرن گیس کمپنی کوئٹہ پر عائد ہوتی ہے جن کا تعلق کراچی سے ہے اور وہ ایک سازش کے تحت بلوچستان میں گیس کے پریشر میں کمی کر کے کراچی سمیت سندھ کی دیگر صنعتوں کیلئے فل پریشر سے گیس سپلائی کر کے کمیشن کھا رہے ہیں حالانکہ ماضی میں سردی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کمپنی بلوچستان میں گیس کے پریشر میں اضافہ کرتی جاتی تھی مگر اس وقت صورتحال بالکل مال غنیمت والی ہے کمپنی کو اپنے کمیشن کی فکر ہے اور تیز رفتار میٹر، سلیب ریٹ اور کم پریشر کی وجہ سے کوئٹہ سمیت صوبے کے چند سرد علاقوں کے اضلاع جہاں گیس پہنچی ہے میٹر کاٹے جا رہے ہیں اور گیس کی فراہمی معطل کردی جاتی ہے جس کا تمام تر فائدہ سندھ کی صنعتوں کو جا رہا ہے صوبے کے عوام کی زندگی سے زیادہ ان کو کمیشن عزیز ہے بلوچستان کے وزیراعلیٰ حکومت جماعت اور اپوزیشن سمیت سب نے اس مسئلے پر مجرمانہ خاموشی اختیار کر رکھی ہے کیا سوئی سدرن گیس کمپنی مادر پدر آزاد ہے اس سے پوچھ گچھ والا کوئی نہیں ہے اسمبلی میں اس کے مینجنگ ڈائریکٹر اور جنرل منیجر کو بلا کر باز پرس کی جائے اور آئندہ خدانخواستہ ہونے والے کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کی ذمہ داری کمپنی کے ذمہ داروں پر ڈالتے ہوئے ان کے خلاف ایف آئی آر کاٹی جائے اور انسان دشمن کمپنی افسروں کو گرفتار کیا جائے آئے دن شہر کے مختلف علاقوں جن میں جناح ٹاؤن کلی برات، کلی شابو، ایئرپورٹ روڈ، سبزل روڈ (کلی مسلم آباد)، کاسی روڈ، گوالمنڈی، شالدرہ، میکانگی روڈ کواری روڈ، سریاب روڈ سمیت درجنوں علاقوں میں گیس کا پریشر انتہائی کم ہونے کی وجہ سے لوگ سراپا احتجاج ہیں سڑکوں پر ٹائر جلا کر اور دھرنے دیکر اپنا احتجاج ریکارڈ کرا رہے ہیں مگر نہ تو گیس حکام اور نہ ہی صوبائی حکومت کے کان پر جوں رینگ رہی ہے وزیراعلیٰ بلوچستان اس مسئلے کو سنجیدگی سے دیکھیں اور عوام کی جان سے کھیلنے والے گیس حکام کو ہدایت کریں کہ اس سرد موسم میں گیس پریشر میں کمی کو ختم کریں۔

کوئٹہ پیکیج میں وزیراعلیٰ بلوچستان کی دلچسپی

تحریر: نعیم خان کاکڑ

کوئٹہ شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی اور گھمبیر صورتحال ٹریفک کے بے ہنگم رش اور سڑکوں کی خستہ حالی نے بالآخر حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرادی جس کیلئے وزیراعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے گزشتہ دنوں بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن کی تنقید پر بتایا کہ کوئٹہ کی سڑکوں کی توسیع کے ٹینڈر منسوخ نہیں ہوئے ہیں اس سے قبل یہ کہا گیا تھا کہ بلوچستان حکومت نے فنڈز وفاق کو واپس کردیے جس کی صوبائی حکومت نے تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ فنڈز صوبائی حکومت نے نہ تو واپس کئے تھے اور نہ ہی یہ فنڈز واپس کرنا ضروری ہوتے ہیں اس لئے فنڈز موجود ہیں اور وہ صوبے کے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوں گے وزیر اعلیٰ کی جانب سے صوبائی اسمبلی میں یہ یقین دہانی کرانا کہ کوئٹہ شہر کی سڑکوں کی توسیع کے منصوبے کیلئے ٹینڈر جلد کئے جائیں گے تاکہ شہر میں سڑکیں اس طرح بنائی جائیں کہ آئندہ کئی سالوں تک ٹریفک کی وجہ سے عوام کو تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑے کوئٹہ شہر جس کی خوبصورتی اور مسائل حل کرنے کیلئے چیف سیکرٹری بلوچستان کی قیادت میں کمیٹی قائم کی گئی جس نے اس سلسلے میں شفاف اور تیزی سے کام کرنے کے ٹھیکے ایسے لوگوں کو دیئے جائیں گے جو اس بارے میں مہارت کے ساتھ ساتھ وسیع تر تجربے کے حامل ہوں اور اس وقت کوئٹہ شہر کو اس کی ضرورت بھی ہے کیونکہ سڑکوں کی خستہ حالی ایک طرف جبکہ دوسری طرف سڑکوں کے تنگ ہونے سے ٹریفک جام رہتی ہے حکومت کے پاس وسیع تر اختیارات ہیں وہ سڑکوں کی توسیع کیلئے پرائیویٹ زمینوں کو مناسب قیمت دے کر خریدے اور جلد از جلد سڑکوں کی توسیع کے منصوبے پر کام کیا جائے اس کے علاوہ اس شہر کیلئے ایک رنگ روڈ بنانے سے اندرون شہر ٹریفک کا رش کم ہوگا ضرورت اس بات کی ہے کہ نئے سال کے شروع ہونے کے ساتھ ہی سڑکوں کی تعمیر شروع کردی جائے کیونکہ سرد موسم میں سڑکوں کی تعمیر بہتر طور پر ہوسکتی ہے جبکہ موسم گرما میں تارکول گرمی کی وجہ سے نرم ہوتی ہے اور ٹریفک کے لوڈ سے سڑک ناہموار ہوجاتی ہے جبکہ سرد موسم میں یہ بہتر طور پر بن سکیں گے جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ کوئٹہ پیکیج کے تحت سب سے چھوٹا منصوبہ 50 کروڑ اور سب سے بڑا منصوبہ سات ارب روپے کا ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان سے درخواست ہے کہ وہ شہر میں پارکنگ پر بھی توجہ دیں سٹی نالے پر قندوی سٹور، میزان چوک سے لیکر ریڈیو اسٹیشن تک کور کر کے اس پر پارکنگ کا انتظام کیا جائے اس کے علاوہ پلازوں، شادی ہالوں اور پرائیویٹ ہسپتالوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی اپنی پارکنگ بنائیں ورنہ شوروموں کی طرح ان کو بھی شہر سے باہر منتقل کیا جائے کوئٹہ کی سڑکوں کی توسیع کیلئے سب سے پہلے میکانگی روڈ کو قائر بریگیڈ سے لیکر گوالمنڈی چوک اور پھر گوالمنڈی چوک سے لیکر بروچ مارکیٹ تک ڈبل کیا جائے اور اگر ڈبل نہیں ہوتا تو اسے چوڑا کیا جائے۔ پرنس روڈ، کواری روڈ اور سرکلر روڈ کو بھی چوڑا کیا جائے اس کے علاوہ سابقہ حکومت نے سڑکوں پر نالوں کے اوپر جو ڈھکنے لگائے ہیں اس کی وجہ سے سڑکیں نہ صرف تنگ ہوگئی ہیں بلکہ اس ناقص منصوبے پر اربوں روپے ضائع ہوئے ہیں سوچے سمجھے بغیر اس اچھے منصوبے پر نہ صرف اربوں روپے ضائع ہوئے ہیں بلکہ سڑکوں کی حالت خراب کرنے کے ساتھ ساتھ ناقص ڈھکنے لگائے گئے جو جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کر گڑھے بن گئے ہیں حکومت ان پر توجہ دے کر سڑکوں کی حالت کو بہتر بنائے سمنگلی روڈ اور بروری روڈ کو بھی آخر تک ڈبل کیا جائے اور شہر کے ارد گرد رنگ روڈ بنایا جائے علاوہ ازیں کچرہ روڈ اور پشتون آباد کی سڑکوں کو بھی چوڑا کیا جائے پورے شہر میں اسٹریٹ لائٹس کا سسٹم درست کیا جائے گیس، ٹیلی فون اور واسا کے محکموں کو وارننگ دیدی جائے کہ سڑکوں کی تعمیر سے قبل جو کرنا ہے کرلیں بعد میں کسی کو بھی سڑکیں توڑنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کوئٹہ پیکیج کی تکمیل کیلئے حکومت کو یہ اقدامات کرنا ہوں گے امید ہے وزیراعلیٰ اپنی نگرانی میں کوئٹہ پیکیج کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

نریندر مودی۔۔۔ بھارت کا گورباچوف بن جائیگا۔؟

مورچہ ☆☆☆ ممتاز ترین

mumtaztareen19@gmail.com

میخائل گورباچوف سابق سوویت یونین کے آخری صدر تھے جنہوں نے وقت اور نزاکت کو سمجھتے ہوئے سوویت یونین کی ریاستوں کو خودمختاری دیدی کیونکہ سوویت یونین ایک کمیونسٹ یونین تھی جس میں دیگر ریاستوں میں مسلم اور دیگر غیر ملکی ریاستیں بھی شامل تھیں جہاں وقتاً فوقتاً کمیونزم سے نفرت کا اظہار کیا جاتا تھا کسی بڑی لڑائی سے دور رکھنے کیلئے اس نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور وسطی ایشیاء کی کئی خودمختار ریاستیں وجود میں آگئیں سوویت یونین کے بعد بھارت وہ ملک ہے جو کہ سیکولرازم کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا تقسیم پاک و ہند کے نتیجے میں پاکستان مسلمان/ اسلامی ملک کے طور پر وجود میں آیا جبکہ ہندوستان میں ہندوؤں کے علاوہ مسلمان، سکھ اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والی قومیں آباد تھیں اسی لئے گاندھی اور نہرو نے بھارت کو سیکولر ملک قرار دیتے ہوئے ملک میں آباد تمام مذاہب اور قومیت کے لوگوں کو بھارت کا بلاتخصیص شہری قرار دیا اور کافی عرصہ سے یہی سلسلہ چلتا رہا مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی جانب سے ہمیشہ فوجی کارروائی کی جاتی رہی کیونکہ اقوام متحدہ کی قراردادوں میں کشمیر کے عوام کو استصواب رائے کے ذریعے اپنے فیصلے خود کرنے کا اختیار دیا گیا تھا جسے بھارت نے کبھی تسلیم نہیں کیا اور ہمیشہ کشمیر میں فوجی طاقت کا استعمال جاری رکھا اسی بناء پر بھارت اور پاکستان تین بڑی جنگیں ہوچکیں بھارت میں مسلمانوں پر وقتاً فوقتاً ہندو قوم پرستوں کی جانب سے ظلم ہوئے ہیں مگر ایل کے ایڈوانی کی قیادت میں جب بھارتیہ جنتا پارٹی معرض وجود میں آئی تو اس نے اسی خوف سے کہ مسلمان کانگریس کو ووٹ دیتے اور ان کا کانگریس کو شکست دینا مشکل ہوگا تو سب سے پہلے گجرات میں موجودہ وزیراعظم نریندر مودی جو کہ اس وقت گجرات کے وزیراعلیٰ تھے مسلمانوں کا قتل عام شروع کیا گائے کو ذبح کرنے سمیت دیگر بہانوں سے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی کارروائیاں شروع ہوئیں جس میں بی جے پی کے علاوہ آر ایس ایس اور انتہاء پسند بدبودار ہندو بال ٹھاکرے (سربراہ وشوا ہندو پریشد) سرفہرست ہیں انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ مشتعل ہوکر مساجد اور مدارس کو نشانہ بنا کر مسلمانوں کو اشتعال دلایا ہندو اکثریتی صوبوں میں مسلمانوں پر مظالم کی انتہاء کردی اور آر ایس ایس کے "ہندوتوا" منصوبے کو عملی جامعہ پہنانے کیلئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے گئے نریندر مودی کے گزشتہ دور میں ہندوؤں کے ناپاک منصوبے کو عملی جامعہ پہنانے کیلئے اقدامات شروع کئے گئے مقبوضہ کشمیر میں تو گزشتہ 72 سالوں سے شورش جاری ہے اور کشمیری عوام آزادی کیلئے لڑ رہے ہیں جس میں انہیں پاکستان سمیت دیگر ممالک کی اخلاقی حمایت حاصل ہے بھارت لاکھوں کشمیریوں کے قتل عام کے باوجود انہیں حق خودارادیت کی جدوجہد سے نہیں روک سکا بی جے پی کی متعصبانہ پالیسیوں کی وجہ سے بھارت کی کئی ریاستوں میں نفرت کی لہر بڑھتی چلی گئی بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے الیکشن میں کامیابی کے ذریعے پاکستان میں فضائی کارروائی کی کوشش کی مگر پاک فضائیہ کی بروقت کارروائی سے اس کی فضائیہ ایک "کوا" مارنے میں ہی کامیاب ہوئی اور درختوں پر بم گرا کر دم دبا کر بھاگ گئی اس کے بعد پاکستان کی جوابی کارروائی سے بھارت کے طیارے کو تباہ کرنے کے علاوہ اس کے پائلٹ کو گرفتار کیا گیا مودی نے ڈرامے کر کے کسی نہ کسی طرح الیکشن تو جیت لئے اور آر ایس ایس کے ہندو "توا" منصوبے پر عملدرآمد کیلئے اس نے متعصبانہ اقدامات شروع کئے جو دراصل بھارت کو تقسیم کرنے کے اقدامات ہیں اس نے کشمیر کی حیثیت تبدیل کی اور مرکز کے ماتحت کر کے وہاں ہندوؤں کو بھی بسانا شروع کردیا بعد ازاں بابری مسجد کے فیصلے سے مسلمانوں کو اشتعال دلایا اس کے بعد اس نے بھارتی آئین میں شہریت کے قانون میں تبدیلی کر کے ایک خوفناک کھیل شروع کردیا جو دراصل بھارت کو تقسیم کرنے کی طرف جا رہا ہے بھارت میں آسام اور بنگال کے علاوہ خالصتان سمیت آزادی کی کئی تحاریک چل رہی ہیں اور شہریت کے نئے قانون کے تحت بھارت آج آگ کی لپیٹ میں آگیا ہے اس نے دنیا اور اپنے عوام کی توجہ ہٹانے کیلئے لائن آف کنٹرول کی مسلسل خلاف ورزیاں جاری رکھی ہوئی ہیں اور اس کی کوشش ہے کہ پاکستان کے ساتھ جنگ چھڑ جائے جنگیں قومیں تباہ کردیتی ہیں اور پھر ایک "چائے فروش" جاہل کی انتہا پسند سوچ بھارت کو جہاں لیکر جائے گی اس کا شاید مودی کو اندازہ نہیں جنگوں سے پہلے اپنے ملک میں رائے عامہ ہموار کی جاتی ہے مگر مودی نے خود بھارت کو تقسیم کرنے کیلئے ایسے حالات پیدا کردیے ہیں کہ پورا بھارت آج آگ میں جل رہا ہے اس کے لاکھوں فوجی کشمیر میں ہیں جبکہ شہریت کے قانون میں تبدیلی کے بعد نئی دہلی، ممبئی، اترپردیش، گجرات، لکھنو، بنگال اور کئی ریاستوں میں خونریزی شروع ہوگئی ہے جس میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندو عیسائی اور سکھ بھی اس قانون کے خلاف متحد ہوکر حکومت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں ایسی صورت میں مودی اگر پاکستان پر حملہ کرے گا تو اس کی فوج کو اندر سے اس کے ہی لوگ ماریں گے ویسے بھی بھارت کی بزدل فوج کوئی پیشہ ور فوج نہیں ہے آئے دن اس کے فوجی خودکشی کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے ہی افسروں کو مار رہے ہوتے ہیں وہ ذہنی مریض بن چکے ہیں مگر "ہندوتوا" منصوبے پر عملدرآمد کے نشے میں مودی کو کوئی پرواہ نہیں اس نے ہٹلر جیسا رویہ اپنا رکھا ہے مگر کام گورباچوف جیسا کریگا ہٹلر نے چاروں طرف لڑائی کی جبکہ بھارت میں نئے شہریت کے قانون میں ان ہندوؤں، عیسائیوں اور سکھوں وغیرہ کو بھارت میں آتے ہی شہریت مل جائے گی جو پاکستان افغانستان اور بنگلہ دیش میں رہتے ہیں یعنی وہ ان ممالک کے غیر مسلموں کو پہلے روز سے شہریت دینے کا اعلان کر رہا ہے جس کا مقصد ان تینوں ممالک کے مسلمانوں کی حیثیت کچھ نہیں ایسی صورت میں افغانستان اور بنگلہ دیش کس طرح بھارت کی حمایت کرینگے اس قانون کے بعد بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ نے بھارت کا دورہ منسوخ کردیا جبکہ ملائیشیا میں ہونے والی مسلم ممالک کی کانفرنس کے بعد مہاتیر محمد نے اس قانون کی شدید مذمت کی جس پر بھارت نے اسے اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا گو کہ اس کانفرنس میں پاکستان نے شرکت نہیں کی مگر ترکی، ملائیشیا، اور ایران نے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی ہر جگہ کارروائیوں کی مخالفت کی موجودہ صورتحال میں جب پاکستان کو جنگ کی دھمکی دی جا رہی ہے یا کسی "مس ایڈونچر" کی تیاری کی جا رہی ہے پاکستانی میڈیا کو بھارتی میڈیا کی طرح اپنے اندرونی مسائل کو چھوڑ کر تمام وقت بھارتی مظالم اور اس کے درجنوں صوبوں میں لگی ہوئی آگ، خونریزی اور احتجاج کو دکھانا چاہیے پاک افواج اور ہمارے خفیہ ادارے جنہیں پیشہ ورانہ کارکردگی میں دنیا پہلے نمبر پر قرار دے چکی ہے انہیں چاہیے کہ وہ ان کے ذریعے مودی کے اس منصوبے کو کامیاب بنانے میں مدد دیں جس میں مودی بھارت کا گورباچوف بننا چاہتا ہے مودی کے "گورباچوف" بننے کے بعد یہ خطہ ہمیشہ جنگ کی آگ سے محفوظ ہو جائے گا اور بھارت کی کئی ریاستیں خودمختاری حاصل کرسکیں گی پاکستان کو اس بارے میں اس لئے کسی قسم کی پرواہ نہیں ہے کہ یہاں کے مسلمانوں سمیت تمام اقلیتیں پاک فوج کے ساتھ ہیں اور ان کا یہی نعرہ ہے کہ پاک فوج بھارت کے خلاف قدم بڑھا قوم تمہارے ساتھ ہے۔

Ready to foil misadventure, says Chief of the Army Staff (COAS) Gen Qamar Javed Bajwa on visit to Line of Control (LoC)

MUZAFFARABAD: Warning India against misconstruing Pakistan's quest for peace as weakness, Chief of the Army Staff (COAS) Gen Qamar Javed Bajwa on Monday once again declared that Pakistan would not budge from its principled stand on the just right of Kashmiri people.

"Our quest for peace must never be misconstrued as weakness. There will never be a compromise on Kashmir whatever the cost," vowed the army chief during a visit to Azad Jammu and Kashmir (AJK), according to a tweet by Maj Gen Asif Ghafoor, director general of the Inter-Services Public Relations (ISPR).

Military sources told Dawn that the army chief flew to the forward areas along the restive Line of Control (LoC) and met all ranks on different posts.

A video clip shared by the ISPR chief with his tweet showed the COAS walking through a snow-capped mou-ntain, shaking hands with soldiers and addressing them.

"We are capable and fully prepared to thwart any misadventure/aggression [from the enemy] for defence of our motherland," said the army chief on the occasion, according to the ISPR chief's tweet.

On his way back to Rawalpindi, the Chief of the Army Staff COAS landed in Muzaffarabad and paid a visit to Shaikh Khalifa bin Zayed al Nahayan Hospital, also referred to as Combined Military Hospital (CMH), in the heart of the city, to inquire about the health of those who were injured by shelling of Indian troops from across the LoC.

نیب کا ایمان
کرپشن فری پاکستان

"7 Principles of Public Office Holder"

1. **SELFLESSNESS:**
Should take decision solely in terms of the public interest. They should not do so in order to gain financial or other material benefits for themselves.

2. **INTEGRITY:**
Should not place themselves under any financial or other obligation which influence them in the performance of their official duties.

3. **OBJECTIVITY:**
Should make choices on merit in carrying out public business, appointments and awarding contracts etc.

4. **ACCOUNTABILITY:**
Should make them accountable for their decisions, actions and open to scrutiny to the public.

5. **OPENNESS:**
Should be as open as possible about all the decisions and actions taken and give reasons for their decisions. Restrict information only in the wider public interest.

6. **HONESTY:**
Should prefer public interest on personal interest.

7. **LEADERSHIP:**
Should promote and support these principles by leadership and example.

Lord Nolan's Report – "Standards in Public Life"
Quoted 7 Principles as reflected in SCP Judgment PLJ2001SC817

MG-12/2019-20

INFORMATION DEPARTMENT, GOVT. OF BALOCHISTAN

www.dpr.gob.pk. @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan

تعلیمی نظام کی بہتری کیلئے حکومتی اقدامات

صوبے میں جدید ٹیکنالوجی اور انتظامی طور پر زمہ اریوں کوعوامی جذبے کے مطابق کرنے کی کوششیں بارآور ثابت ہورہی ہیں۔خصوصاً تعلیم کے شعبہ میں بعض کوتاہی کی نشاندی کے بعد۔timeRealRTSM

تحریر: چاکر خان بلوچ

cellmonitoringschool جو کہ 2016میں بلوچستانمیں ایجوکیشن سیکٹر پلان بنایا گیا جس کے تحت بلوچستان کے تمام اسکولوں اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کے لیے یونیسف کے تعاون سے بلوچستان حکومت کے تعاون سے کامیابی کیساتھ جاری ہے۔جسکا بنیادی مقصد سکولوں کا دورہ کرنا اور غیر حاضر ٹیچرز کے خلاف متعلقہ محکمے کو آگاہ کرنا ہے اس کیساتھ ساتھ اسٹوڈنٹس کی حاضری میں اضافہ کرنے پر انکی کارکردگی روز بروز بہتر ہوتی جارہی ہے۔ بین الاقوامی ادارے کے تعاون سے چلنے والے اس پروجیکٹ کا مقصد بلوچستان کے پسماندہ تعلیمی نظام کو بہتر بنانے میں کارآمد ثابت ہوتا جارہا ہے۔آر،ٹی،ایس، ایم کی مدد سے ٹیچرز کی نگرانی کے ساتھ انفرا سٹرکچر اور دیگر سہولیات پہ بھی توجہ دی جاتی ہے۔ وقتاً فوقتاً ٹیچرز کے لیے تربیتی ٹریننگ کا انعقاد کرنا بھی اسی نظام کے تحت کی جاتی ہے۔اسی سسٹم کے متعارف ہوتے ہی ڈسٹرکٹ تربت کیچ میں ابتداء میں سے ٹیچرز کی

سوفٹ وئیر کے ذریعے ٹیچرز کے تمام DATAصوبائی حکومت کے ایک ویب سائیٹ ,EMIS کے نام سے ہر مہینے کے آخر میں شیئر کیے جاتے ہیں اور ضلعی افیسر متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو رپورٹ کرتا ہے۔ اسی پرگروام کے تحت ترتیب دیئے گئے رپورٹ کی بنیاد پر ڈیوٹی سے غفلت برتنے والے عملے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔اس پرگرام کے متعارف ہوتے ہی تربت میں کئی غیر فعال تعلیمی ادارے فعال ہو گئے ہیں۔ جسکی اس وقت انتہائی قابل تعریف اور تسلی بخش کارکردگی سامنے آرہی ہے۔اگر حکومت بلوچستان اسطرح کے جدید سہولیات سے تمام اداروں کی فعالیت کے مزید اقدامات اٹھائیں اور انکی حوصلہ افزئی کرنے کا بہترین طریقہ بھی یہی ہوگا کہ انکو مزید اختیار دیا جائے تاکہ یہ ادارے بااثر اور سیاسی لوگوں کے تسلط سے آزاد ہوکر اپنی زمہ درایوں کی انجام دہی بہتر انداز میں کرسکیں۔ صوبائی حکومت کی اسطرح کے مثبت اور عوامی کی مفادی کی خاطر کام کرنے پرعوام کی امیدیں وابسطہ ہیں۔اور وہ حکومت کی اس طرح کے تعمیری کاموں پہ توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ اسوقت R T S M ٹیم اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اور ڈی سی صاحبان کے تعاون سے اس حوالے سے اسکول کی سطح پر انتہائی اہم پیشرفت ہوئی ہے۔ اس

حاضری75%ہا اور انکی مسلسل اور ایمانداری کے ساتھ زمہ داریوں نبھانے سے انتہائی مثبت نتائج سامنے آتے ہی حال ہی میں 2019کے رپورٹ کے مطابق اساتذہ کی حاضری میں اضافہ ہوتے ہوئے86%ہوگئی ہے۔ ٹیچنگ لرنگ اور آفیسر وزٹس جو کہ 2016سے قبل دو فیصد تھا اب28فیصد تک آچکا ہے۔اس پروگرام کے متعارف ہوتے ہی تمام اکیڈمک اور سماجی سطح پر انکی کارکرگی کو خوب سرایا جارہا ہے عام شہریوں کا خیال ہے کہ اگر یہ تسلسل برقرار رہا تو ہمارے رورل ایریاز میں یہ کوشش تعلیم کی بہتری میں کافی مددگار ثابت ہوگی۔گزشتہ تین سال کے دوران ٹیچرز پابندی کیساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔(RTM)ایک ایسا جدید نظام ہے کہ جس کے تحت سکول یا کسی بھی ادارے میں شفافیت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔بلوچستان کے تمام اضلاع کے ساتھ تربت میں بھی انکی کارکردگی قابل تعریف ہے۔اس پروگرام کے ملازمین کساتھ ایک (ٹیبلٹ ڈیوائس) ہوتا ہے اور اس میں ایک سوفٹویئر انسٹال ہے اسی خودکار

پروگرام کے تحت کام کرنے والے عملہ کی ایمانداری کی وجہ سے متعدد غیر حاضر اساتذہ جو کہ سالوں سال اپنے اسٹیشن پہ موجود ہی نہیں تھے متعلقہ ادارے کو آگاہ کرتے ہوئے انکی نشاندہی ہونے کے بعد چیک اینڈ بیلنس کا نظام درست ہوا ہے۔ جس سے اس وقت تربت میں عوامی سطح پر اس قدام پر اطمینان کا اظہار کیا جاتا ہے۔وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان اور چیف سیکرٹری بلوچستان کیپٹن (ر) فضیل اصغر سے اس نظام کو بلوچستان بھر میں باقاعدہ لاگو کرنے کا مطالبہ ہے۔تربت میں اس اہم تبدیلی اور اسکے بہتر نتائج میں جہاں اس نئے نظام کو عمل دخل ہے وئیں اساتذہ، والدین اور طلباء کو بھی کریڈیٹ جاتا ہے کہ وہ تعلیم کی اہمیت اور اپنے فرائض کی انجام ہی کے احساس سے مزین ہوکر جدید انداز کے فکر سے اپنی وابستگی کے اظہار میں مثالی کردار اپنا چکے ہیں جو کہ صوبے بھر کے دیگر اداروں کی بہتر کارکردگی کیلئے ماڈل کے حیثیت میں تفاخر کا باعث بن کر علم دوستی اور قومی فرائض نبھانے میں یکتا ثابت ہورہے ہیں۔